خطباتِ

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 43

Track 1

Time 36:30

* پو ری کا ئنات قرآن میں بند ہے*

بسم اللہ ...

میرے عزیز دو ستو،مزبان بھا ئیوں ،جب ہم زمین کے اوپر موجود مخلوق کا تذکرہ کر تے ہیں تو سب سے پہلے جوبات نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ مخلوق کا نام جو بھی ہے چھو ٹی مخلوق ہو بڑی مخلوق ہو ،چا ہے پیروں سے چلنے والی مخلوق ہو دو پیر ہوں یا دو پروں سے اڑنے والی مخلوق ہو یا دو ہا تھ ہوں یا دو پا ئوں سے چلنے والی مخلوق ہوں ایک ٹانگ پر کھڑے ہو نے والے درخت ہوں زمین کے اوپر جو مخلوق ہمیںنظر آرہی ہے اس کی بنیادی کمزوری یہ ہے کہ وہ محتاج ہے ،اسے نے اپنے وجود کو ظا ہر کر نے کا اختیار ہے اور نہ ہی وجود کو قائم رکھنے کے لئے اس کا کو ئی ذاتی اختیار نہیں کچھ عرصے کے لئے زمین کے اوپر اس کے وجود کا اظہار ہو تا ہے اور معین وقفے کے بعد یہ وجود چھپ جا تا ہے اور اس چھپنے کو ہم ما ضی کے علاوہ کو ئی دو سرا نام نہیں دیتے اور زندگی کوسمجھنے کیلئے شعوری حواس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم زندگی کو حصو ں میں تقسیم کرکے اس کا تذکرہ کر یں اس لئے کہ یہ تخلیقی عوامل پر نظر ڈالنے سے یہ بات مشاہدے میں آتی ہے کہ زندگی کو ئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جو قائم ہو ۔بظاہر یہ ہو تا ہے کہ آج کا پیدا ہونے والا بچہ وہ کسی بھی مخلوق کا ہو قائم ہے، چل رہا ہے ،پھر رہا ہے ،بڑا ہو رہا ہے ،بو ڑھا ہو رہا ہے اور اس دنیا میں مستقرون و متا عو ن...سے لیکر نہ معلوم کہاں جا رہا ہے ۔ جب ہم پیدا ئش کا تذکرہ کر تے ہیں یا ملا ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں ہم کہیں سے آئے اور جب ہم موت کا تذکرہ کر تے ہیں تو ہماری یہ مجبوری ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ ہم کہیں چلے گئے ۔زندگی کی چھا ن پھٹک کی جا ئے اور زندگی کو لمحات میں تقسیم کیا جا ئے تو ایک بات کے علاوہ دو سری کو ئی بات نظر نہیں آتی کہ انسان ایک طرف گھٹ رہا ہے اور دو سری طرف بڑھ رہا ہے لیکن اگر اس کو گہرا ئی میں جا کر تفکر کے ساتھ سمجھا جا ئے ایک بات یہ نظر آتی ہے کہ ہم جو کچھ کہتے رہتے ہیں اسے سمجھ نہیں رہے۔اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطا بق کہ اس زمین پر پیدا ہو نے والی ہر مخلوق کا ہر فرد انفرا دی طور پر یا اجتما عی طور پر ایک وقت معین کے لئے آیا ہے اور وہ وقت معین جیسے ہی پو را ہو تا ہے تو انسان چا ہے یا نہ چا ہے اس کی یہ مجبو ری ہے اسے جا نا پڑتا

ہے تو اگر اس سے ساٹھ سال کا وقفہ متعین کر لیا جا ئے تو اللہ تعا لیٰ نے فرما یا
ومامستقرون ومتا عون الی حین...کہ اس زمین کے اوپر عارضی طور پر قیام کر
نا ہے ۔تو پھر ہم یہی کہیں گے کہ زندگی گھٹ رہی ہے بڑھ نہیں رہی لیکن
دیکھنے میں ،سمجھنے میں گفتگو میں یہ کہا جا تا ہے کہ زندگی بڑھ رہی ہے اگر
ایک بندیکی عمر ستر سال ہے اور اگر جس رو ز وہ پیدا ہو گیا اس رو ز سے اس
کی عمر گھٹنے شروع ہو جا تی ہے بظا ہر بچہ آپ کو بڑھتا ہوا نظر آرہا ہے
جسمانی گو شت پو ست کے جسم کے ساتھ لیکن اس آیت مبا رکہ کے معنی اور
مفہو م کو سامنے رکھ کر غور کیا جا ئے تو پیدا ہو نے والا بچہ بڑھ نہیں رہا ہے
گھٹ رہا ہے عمر کم ہو رہی ہے ۔ساٹھ سال یا ستر سال کا ایک بچہ جب دس
سال کا ہو تا ہے تو ہم یہ کہتے ہیں ہمارا بچہ دس سال کا ہو گیا لیکن پھرواقع
وہ بچہ دس سال کا نہیں ہو گیا وہ پچا س کا رہ گیا جب اس کی عمر بیس
سال ہو تی ہے ہم کہتے ہیں بچہ جوان ہو گیا بچہ جوان نہیں ہو گیا اس کی
بیس سال عمر گھٹ گئی اور بچہ چا لیس سال کا رہ گیااب ہذالقیاس کی جو بر
تر ی ہے جس کو ہم بڑھنا کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطا بق عمر کا
گھٹنا ہے جب ہم ساٹھ سال کے ہو تے ہیں بڑے خوش ہو تے ہیں۔ ساٹھ سال
عمر ہو گئی ساٹھ سال عمر نہیں ہو گئی ساٹھ سال عمر گھٹ گئی دس سال با
قی رہ گئے سمجھو تواس زندگی کو اگر اس طرح دیکھا جا ئے تو ایک ہی فیصلہ
کر نا پڑتا ہے ہم جو کچھ دیکھ رہے ہیں جو کچھ سمجھ رہے ہیں وہ سب
فکشن دھو کا فریب کے علاوہ کچھ نہیں ہے ۔کتنا بڑا دھو کا ہے جب آدمی بیس
سال کا ہواتو وہ خوش ہو رہا ہے میں جوان ہو گیا میری عمر بڑھ گئی لیکن
فی الواقع ساٹھ سال میں بیس سال کم ہو گئے ۔دو سری بات ہر مخلوق کے ہر
فرد کی محتاجی ہے کہ وہ کھا ئے پئے بغیر زندہ نہیں رہتا گیہوں اسے کھا نا
ہے ،پا نی اسے پینا ہے ،دودھ اسے پینا ہے ،اب صورت حال یہ ہے کہ اگر یہاںسو
رو ٹیاں رکھ دی جا ئیں اور ہم سب کھا نے لگیں تو نتیجہ یہ مرا تب ہو گا کہ سو
رو ٹیاں ختم ہو جا ئیں گی ۔یعنی ہم نے سو رو ٹیوں کو کھالیا ۔جب آیت مبا رکہ
کو سامنے رکھ کر فکشن حواس کو تسلیم کر تے ہیں اس بات پر سو چ و بچار
کیا جا ئے تو ہم یہ دیکھ رہے ہیں نوع انسانی جب سے زمین پر پیدا ہو ئی اربوں
کھر بوں سنکھوں آدمی زمین پر پیدا ہو ئے اور مر گئے ،کھب گئے اور غا ئب ہو
گئے، مٹی کے ذرات میں تبدیل ہو گئے لیکن گیہوں اپنی جگہ موجود ہے سو چنے
کی بات یہ ہے کہ لا کھوں کروڑوں سال سے زمین پر پیدا ہونے والی مخلوق
گیہوں کھا رہی ہے لیکن گیہوں موجود ہے انسان مٹی کے ذرات میں تبدیل ہو جا
تا ہے۔ اب بر اہ را ست اگر اس بات کو سمجھا جا ئے تو یہ کہا جا ئے گا جو کچھ
ہم کھا رہے ہیںیا جس کو کھا نا کہا جا ئے گا یہ بھی دھو کا فریب ہے ہم گیہوں
نہیں کھا رہے گیہوں ہمیں کھا رہا ہے اگر ہم گیہوں کو کھا تے تو گیہوںکو ختم
ہو نا چا ہیے تھا ہمیں نہیں اب ہم پا نی پی رہے ہیںہم کہیں گے صاحب ہم پا
نی پی رہے ہیں دریا اور سمندر پی گئی مخلوق پا نی لیکن آپ دیکھئے مخلوق

ختم ہو گئی رو ز ختم ہو رہی ہے ،لیکن پا نی اپنی جگہ موجود ہے اس کا
مطلب یہ ہے کہ ہم پا نی نہیں پی رہے پا نی ہمیں پی رہا ہے۔ پھر ہم یہ کہتے
ہیں کہ پہاڑ جمے ہو ئے ہیں اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں ...عربی آیت ...تو یہ جو تم
پہاڑ دیکھ رہے ہو جمے ہو ئے یہ جمے ہو ئے نہیں ہیں یہ با دلوں کی طر ح فضا
ء میں اڑتے پھر رہے ہیں ہم کہتے ہیںکہ صاحب قیامت لا کھوں سال میں آئے
گی ۔یا ضمیر اتنا بلند ہے لا کھوں کروڑوں سال گزر گئے ہیں اللہ تعالیٰ فرما تے
ہیں ...عربی آیت ...یہ جو قیامت کا وقفہ ہے اس میں دیر نہیں ہے ۔قیامت کی
آمد میں اگر وقفہ کاتعین کیا جا ئے تو ایسا ہے جیسے بلک جھپکنا یا اس سے بھی
قریب اس کا مطلب بھی یہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق یہ دنیا
فریب اور دھو کے کے علاوہ کچھ نہیں ہے ۔ہم روز کہتے ہیں کہ صاحب نیا دن
نکلا ،نیا سو رج نکلا ،نئی تا ریخ ہے لیکن جو بھی مخلوق رات کو سوتی ہے اور
صبح کو اٹھتی ہے اس کا یہ کہنا کہ میں آج نیا دن ہے سرا سر دھو کہ کہ اوپر
ہے اس لئے کہ صبح کو جب ہم بیدا ر ہو تے ہیں تو مسجد بھی وہی ہو تی ہے
درخت بھی وہی ہو تے ہیں ہما رے ہماری بیوی بھی وہی ہو تی ہے شو ہربھی
وہی ہو تا ہے بچے بھی وہی ہو تا ہے کس بنیاد پر یہ بات کہی جا رہی ہے آج
نیا دن نکلا اگر دن نیا اہے تو دن نئے ہو نے کے ساتھ دن کے مظا ہر ات میں بھی
کو ئی تبدیلی ہو نی چا ہیے جب کہ دن کے مظا ہر ات میں کھٹن کو ئی تبدیلی
نہیں ہے با پ دادا نے ایک گھر بنا دیا ہے اس میں پو تے پر پو تے رہ رہے ہیں گھر
اسی طرح ہے با ت یہ ہے کہ انسان تبدیل ہو رہا ہے دو سری کو ئی چیز تبدیل
نہیں ہو رہی انسان اپنے فکشن اور حواس کی تبدیلی کا تعین مظا ہرات کی
تبدیلی میں کر تا ہے یہ بھی ایک انسان کا فریب ہے فکشن ہے تواس کے علا وہ
کچھ نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا انسان کا وجود انسانن کا ظا ہری وجود
فکشن کے علاوہ کے علاوہ کچھ نہیں قیاس کے علاوہ کچھ نہیں انسان کی بر تر
ی کو کو ئی بندہ دلیل سے عقل سے علم سے دانش سے ثابت نہیں کر سکتا ہے
کیسے آدمی ثا بت کرسکتا ہے ہم کہتے رہتے ہیں گیہوں کھا رہے ہیں گیہوں سے
آدمی ختم ہو رہا ہے بھئی کھا نے والی چیز ختم ہو نی چا ہیے یا جس کو کھا یا
جا رہا ہے وہ ختم ہو گی تو انسان ہو یا کو ئی بھی مخلوق ہو اس کی ساری
زندگی اس کا سارا وجود اس کا سارا سو چنا سب فکشن ہے سب مفروضہ ہے
سب قیاس ہے اب زمین کے ا وپر موجود مخلوقات میں واحد مخلوق اللہ نے
ایسی بنا ئی یا واحد مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے ایسی صلاحیت عطا کی کہ اس کے
اندر ایک تفکر ہے ایک عقل سلیم ہے تو وہ سو چتا ہے کہ زمین پر کیا ہو رہا ہے
تو دو سری مخلوق یہ نہیں سو چتی زمین پر کیا ہو رہا ہے اس کلے اندر صلا
حیت ہی نہیں ہے یہ سو چنے کی تو اب ہمیں یہ سو چ وچار کر نا ہے اللہ تعالیٰ
نے صرف انسان کو سو چنے ،سمجھنے، تفکر کر نے، کھو ج لگا نے، گہرا ئی میں جا
نے کی صلاحیت کو دی اور دو سری مخلوق کو یہ صلا حیت عطا نہیں کی۔اس
صلاحیت کواستعمال کرتے ہو ئے بندہ جو ذرا سا بھی عقل رکھتا ہے وہ یہ کہتا

ہے کہ میں پیدا ئش سے پہلے کہیں تھا کہیں سے یہاں آگیا ،پھر وہ یہ کہتا ہے
سو چتا ہے کہ جب میںپیدا ہوا کہیں سے پیدا ہوا کہیں میرا بچپن چلا گیا ۔پھر
جوان ہو ا تو جوانی بھی کہیں چلی گئی جب بو ڑھا ہوا بو ڑھا پا بھی کہیں چلا
گیا پھر مر گیا پھر کہیں چلاگیا تو کہیں سے آنا اور کہیں جا نا انسان ایسی علامت
ہے کہ کہیںسے آرہا ہے کسی ایسی جگہ جا رہا ہے کہ جس کے بارے میں اس
کی آنکھ اسے کو ئی آتاپتا نہیںدے رہی کہیں سے آنا اگر آپ کو اس کا علم نہیں
ہے تو وہ غیب ہے کہیں سے جانا اگر آپ کو اس کا علم نہیںہے تو وہ بھی غیب
ہے ۔تو انسان کی زندگی کی بحث اور بنیاد غیب کے علا وہ کچھ نہیں ہے انسان
پیدا ئش سے پہلے کہاں تھا وہ غیب کی دنیا تھی انسان کا بچپنا جہاں چلا گیا وہ
بھی غیب ہو گئی اس لئے کہ ہماری نظروں سے وہ چیز اوجھل ہو گئی انسان
مر نے کے بعد ہماری نظروں سے کہا ں چلا گیا کیوں کہ ہم نہیں جا نتے کہاں چلا
گیا وہ بھی غیب ہے ۔تو انسان کی بحث اور بنیا د جو ہے وہ غیب کے علاوہ ہر
گز کچھ نہیں ہے اور آپ پیدا ئش سے پہلے مرا حل میں اور آپ غو رو کر یں تو
آپ کو یہ بتا یا جا تا ہے تمام انبیا ء اکرام علیہم الصلوٰ ۃوالسلام نے یہ فر مایا کہ
یہ جو کا ئنات ہے یا کا ئناتی جو سسٹم ہے اس کا برا ہ راست تعلق اللہ سے ہے
یہ ساری کا ئنات پہلے سے اللہ تعالیٰ کے ذہن میں موجود تھی ہے اور رہے گی ۔
اللہ تعالیٰ نے جب کن کہا تو ساری کا ئنات بن گئی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ کا
ئنات کا وجود اللہ تعالیٰ کے ذہن میں تھا اللہ تعالیٰ نے جب اس کا ئنات کو پھیلا
اس کا ئنات کو مظا ہرات کی شکل و صورت بخشی تو کا ئنات ظا ہر ہوگئی تو
سوال یہ ہے کہ کائنات آئی کہاں سے ایک ہی جواب ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کے ذہن
میںکا ئنات تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو کن کہا اور کا ئنات بن گئی اور اللہ تعالیٰ چو
نکہ خود کن ہے تو اللہ تعالیٰ کا ذہن تو غیب ہی غیب ہو ااور غیب ہوا اور وہ
غیب ہے جہاں سے یہ کا ئنات کی تخلیق شروع ہو ئی اس کا بھی صاف مطلب
یہ ہے کہ انسان کی بحث انسا ن کی بصات انسان کی بنیاد انسان کی مر احلہ
وار تقسیم غیب کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور غیب کے علاوہ کو زندگی ہے وہ
فکشن ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے ۔تو اب صورت یہ ہو ئی کہ ااگر انسان
اس بات کے اوپر تفکر نہیں کر تا کہ میں پیداہو نے سے پہلے کہاں تھا ،اگر انسان
اس بات کے اوپر تفکر نہیں کر تا کہ میں بیس سال زندگی گزار کر جب جوان
ہوا ہوں توبیس سالہ زندگی کہاں گئی مجھے نظر کیوں نہیں آتی ۔ کیا کو ئی
آدمی یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ بچپن سے بیس سال کی زندگی کو دیکھ سکتا
ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان غیب کے علاوہ کچھ نہیں ہے ۔پھر اللہ
تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ نے یہ جو آدم علیہ کے قصے میں جیسے آج حفیظ صاحب نے ما
شا اللہ بڑی اچھی قیرت کی تذکرہ کیا کہ میں نیا بت اور خلا فت دینے والا ہوںاور
فرشتوں کو سجدہ کیا اور ابلیس نے انکار کیااللہ تعالیٰ نے جو ایک پو را باب بیان
کیا اس کو آپ یہ کہیں گے یہ پہلے سے ہی ہوا پھر جنت کا تذکرہ کہاللہ تعالیٰ
نے آدم کو جنت میں رکھا پھر وہاں سے زمین پر تشریف لا ئے پھر آپ یہ کہے

سکتے ہیکہ جنت غیب نہیں ہے تو جس طرح بھی زندگی کو آپ الٹ پلٹ کر یں
تو پھر ایک ہی بات قران سے حدیث سے عقل وشعور سے ثابت ہو تی ہے کہ
انسان غیب کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور انسان کی جو فضلیت ہے وہ بھی اس
بنیاد پر ہے کہ غیب کی دنیا میں آدم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے علوم سیکھا ئے آدم کی
فضلیت اس بنیاد پر قائم ہے کہ آدم کو فرشتو ں نے سجدہ کیاکیا فرشتے غیب
نہیں ہیں ؟آدم کی فضلیت اس بنیاد پرثا بت ہے کہ جب جنات کو آدم نے سجدہ
نہیں کیا تو ان کو اللہ تعالیٰ نے معلوم قرار دے دیاکیا یہ کہا نی جو قرآن پاک میں
اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہے کہ فرشتوں نے سجدہ کیا اور ابلیس نے سجدہ نہیں کیا
کیا زمین میں ہے یا غیب کی دنیا میں ہو گی انسانی زندگی کا ایک لمحہ بھی
ایسا نہیں ہے کہ جو غیب کی ڈوری میں بندھا ہو اہو اس کا صاف مطلب یہ ہوا
کہ انسانی زندگی کی فضلیت اس لئے ہے کہ انسا ن کو یہ صلاحیت عطا کر دی
ہے کہ وہ غیب کو اور مفروضہ حواس کو سمجھ سکے اگر کو ئی انسان غیب کی
دنیا سے رابطہ قائم نہیں کر سکتا اگر کو ئی انسان اس ظا ہرے وجود کے ساتھ
غیب کی دنیا میں داخل نہیں ہو تا تو اس کی حیثیت دو سری مخلوق کی طرح
ہے اس لئے کہ زمین کی دو سری مخلوق کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ صلا حیت عطا
نہیکی کہ وہ انسان کی طر ح اس بات کو سمجھے کہ میں کیا ہوں کہاں سے آیا
ہوں کہاں جا رہا ہوں میری زندگی کا مقصد کیا ہے مجھے پیدا کیوں کیا گیا ہے ؟
انسان کی زندگی کا مقصد جو ہے وما خلقنا ...یعبدون کا تر جمہ کہتے ہیں کہ
انسان اور جنات کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے پیدا کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبا دت کر
کے اس کا عرفان حاصل کر ے اللہ کو دیکھ لے اللہ کو سمجھ لے انسا ن کی پیدا
ئش کا مقصد ہی یہ ہوا کہ وہ اللہ کا عرفان حاصل کر ے اور عرفان کا مقصد
یہ ہوا کہ وہ انسان کی پیدا ئش کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ غیب کی دنیا میں دا
خل ہو جا ئے اگر انسان غیب کی دنیا میں داخل نہیں ہو تا تو اس نے اللہ تعالیٰ
کی دی ہو ئی صلاحیت کو استعمال نہیں کیا اس نے اس عقل سلیم کو استعمال
نہیں کیا جو اسے حکمت سیکھا تی ہے جو اسے گہرا ئی میں لیجا تی ہے ولقد اتنا
...حمید...اللہ تعالیٰ حضرت لقمان کا ذکر کر تے ہو ئے فرما تے ہیں کہ ہم نے
لقمان کو فضلیت ،ذہن ،سمجھ ،بو جھ اس لئے عطا کی کہ وہ اس سمجھ کو
اس عقل کو استعمال کر ے ان دی ہو ئی صلا حیت کو استعمال کر یں جو عطا
کی گئی ہے ۔پھر اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں جو حکمت لقمان کے لئے نہیں ہے
مخصوص کے بھئی لقمان کے لئے ہے ومن ... یشکر ...جو بندہ اللہ تعالیٰ کی اس
صلاحیت کو استعمال کر تا ہے وہ پیدا ہو تا ہے اور جو بھی شخص اس صلاحیت
کو استعمال نہیں کر تا اور بھڑ بکریوں کی طرح رہتا ہے وہ دراصل کچھ پا نہیں
سکتا اور اللہ تعالیٰ اس سے بے جان ہے کہ کو ئی کیا کر تا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے
انسان کو ایسے ایسے وسیلے پیدا کر دئیے ہیں کہ وہ اس بات سے اگا ہ ہو سکے
کہ پیدا ئش سے پہلے بھی میں غیب میں تھا بچپن بھی میرا غیب میں چلا گیا
جوانی بھی میری غیب میں دفن ہو گئی مرنے کے بعد میں غیب میں چلاگیا جو

کچھ میں نے کہا یا وہ غیب میں چلا گیادل میرا غیب میں ہے ، پھیپھڑے میرے غیب
میں ہیں ، گر دے میرے غیب میں ہیں ،کیا کسی آدمی کو اپنے گر دے پھیپھڑے آنتیں
نظر آتی ہیں دماغ غیب میں ہے انتہا ء یہ ہے کہ جن خیالات کی لہر سے انسان
زندہ رہتا ہے اب پا نچ ارب انسان کی آبا دی میں کو ئی ایک آدمی اس بات کا
دعوٰی کر سکتا ہے کہ جو محروم کے ذریعے اس کے اندر خیالات بن رہے ہیں اور
ان خیالات کے ذریعے وہ زندگی گزار رہا ہے وہ لہریں کبھی اس نے دیکھی ہیں
کیا کو ئی آدمی اس بات کا دعوٰی کر سکتا ہے جب بھو ک لگتی ہے اور بھوک میں
ا نسانی جسم ٹوٹنے لگتا ہے کمزور ہو نے لگتا ہے تو کیا کو ئی اس پانچ ارب میں
ایک آدمی اس بات کا دعوٰی کر سکتا ہے کہ اس نے دیکھا ہے محسوس کر نا ایک
الگ چیز ہے دیکھنا ایک الگ چیز ہے ۔ تو ہمارا تو بھئی خیال بھی غیب ہے بھوک
لگتی ہے اب کہیں غیب سے ہی خیال آرہا ہے جوہمیں نظر نہیں آتا ہمارا جسم
ما دی وجود اس کو محسوس تو کر تا ہے لیکن یہ ما دی جسم دیکھ نہیں سکتا ۔
کھا نا پینا بھی غیب میں ہی ہے ۔تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ ہماری تمام فکشن
زندگی سے کہ اانسان کو اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت عطا کی ہے کہ وہ اس بات کا
کھو ج لگا لیتا ہے کہ ما دی وجود ما دی جسم سب گھٹنے والا فنا ہو نا والا ہے اگر
کو ئی چیز قائم رہنے والی ہے جس کو ہم بقا کہہ سکتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ
کے ارشاد کے مطا بق اگر کو ئی بندے اپنے اصل سے واقف ہو جا تا ہے تو اس نے
اس زمین پر آنے کا مقصد پو را کیا اور اگر وہ غیب کی دنیا سے واقف نہیں ہوتا
تو اس نے اس دنیا میں آنے کا مقصد پو را نہیں کیا اور اس کی حیثیت اشرف
المخلوقات کی نہیں ہے ۔آج کی میری معروضات جو میں نے پیش کی اس میں
آپ حضرات کو جب وقت ملے بیٹھیں اور بیٹھنے کے بعد یہ تلاش کریں کہ اگر ایک
لا کھ سال زمین کی زندگی ہے تو ایک لا کھ سال زمین کی زندگی کا ایک منٹ
ایک لمحہ کیا ایسا ہے جو غیب نہ ہو ۔رسول اللہﷺ کا ارشاد گرا می ہے لا
تحسب ...زمانے کو زندگی کو برا نہ کہو زمانے کو اور زندگی کو فکشن حواس
قرار نہ دو اس لئے کہ لا ...عربی ...کہ زمانے کی بنیاد اور بصات صرف اللہ ہے
جو کچھ یہاں ظا ہر ہو رہا ہے وہ اللہ کے ذہن میں موجود پرو گرام کا

Display

ہے ۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو تو فیق عطا کرے کہ ہم اپنے ذہنوں کو استعمال کر
یں اللہ تعالیٰ نے جو ہم کو شعور دیا ہے جس کو قرآن حکمت کہتی ہے اس کو
تو دماغ ہماری استعمال کر یں اگر ہم دماغ کو استعمال نہیں کر یں گے
رہنما ئی نہیں کر ے گا ۔اگر ہمارے پاس بہترین مو ٹر کا ر ہے ہم اس کو
استعمال نہیں کریں گے یہ ہمارے کام نہیں آئے گی یہ ہمارے دماغ اور اس صلا
حیت کو فا ضل اس لئے عطا کی ہے کہ انسان یہ ثا بت کر ے کہ انسانی مخلوق
دو سری تمام مخلوقات سے ممتا ز ہے بسم اللہ ...قل اللہ احد...بسم اللہ ...قل
اللہ احد ...بسم اللہ ...قل اللہ احد ...بسم اللہ ...الحمد اللہ رب العالمین ...

بسم اللہ ...یا للہ جو کچھ ہم نے پڑ ھا ہے جو کچھ سنا ہے اس پر عمل کر نے
کی تو فیق عطا فر ما ،یا اللہ جو کچھ پڑھا ہے رسول اللہﷺ کے دربار میں پیش
کر ،یا للہ ہم تیرے بندے کی محبت میں اتنے دور دراز سے آئیں ہیں یا اللہ ہمارا
یہ سفر یہ آنا قبول فرما ،اور حضور قلندر باباولیا ء اپنے محبوب بندے ...آواز
سمجھ نہیں آرہی ...ربنا اتنا فی دنیا ...ربی جعلنی ...وصلی اللہ تعلیٰ ...اختتام